ستر (۷۰) جو = ۳۰۰۶۵ ۳ گرام
اس کیلئے ایک جو = ۰٫۰۴۲۹۵ گرام

مدینہ طیبہ کے جو
ایک سو تینتیس (۱۳۳) جو = ۵۶ ۴ ۶۰ ۶ گرام
اس لیئے ایک جو = ۰٫۰۴۲۵۶ گرام
اس لیے دو ہزار جو = ۰۱۲ ۶۰ ۵ ۸ گرام
۷۰ تولہ ۳ ½ ماشہ موجودہ تقریباً
سونے کے نصاب کا سات گنا چاندی
کا نصاب ہے اور چاندی کے
نصاب کا ½ ۵ گنا۔

ایک جو = ۰٫۰۴۲۸۵ گرام
" " = ۰٫۰۴۲۵۶ گرام
قریب قریب برابر ہیں۔

صاع یعنی ۱۰۴۰ درہم کا وزن ہے (یعنی جس میں ماش یا عدس ۱۰۴۰ درہم آئے
میں نے وسط جنوری میں اور مولانا بریلوی نے وسط اکتوبر میں تجربہ کیا یہ تھوڑا سا فرق قسم غلہ یا تبدیلی موسم کی بنا پر بھی ہوسکتا ہے۔

میرے حساب میں ایک ہزار چالیس (۱۰۴۰) درہم عدس ہے (عدس کو اس لئے لیا کہ اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے)

میرے تجربے میں عدس (مسور) اور گیہوں، حجم اور وزن میں قریب قریب یکساں ہیں اور عدس (مسور) اور مونگ اگرچہ حجم میں برابر ہیں۔ مگر وزن میں مختلف ہیں۔ جیسا کہ نقشہ بالا سے ظاہر ہے۔ شامی اور ردالمختار میں ہے کہ وزن میں بھی برابر ہیں۔ ممکن ہے یہ فرق قسم اناج اور موسم کی خشکی و تری کے باعث ہو۔ ۱۰۴۰ × ۱۴ = ۱۴۵۶۰ قیراط اور ایک قیراط = ۳ ⅓ گرین اس لیے ۱۴۵۶۰ قیراط = ۱۴۵۶۰ × ۱۰ ÷ ۳ گرین تقریباً = ½ ۴۸۵۳۳ گرین
= ½ ۴۸۵۳۳ ÷ ۱۸۰ تولہ = دو سو ستر (۲۷۰) تولہ موجودہ تقریباً یعنی چھپن (۵۶) چھٹانک

موجودہ، تو نصف صاع پونے دو سیر رائج سے ایک چھٹانک کم ہوا۔ یعنی دہلی کے حساب کے قریب ہے لیکن افسوس ہے کہ اس کی مطابقت فرنگی محل لکھنؤ کے حساب سے نہیں ہوتی۔

مولانا بریلوی نے رطل کو ۳۶ روپیہ مانا۔ روپیہ برابر ساڑھے گیارہ ۱۱½ ماشہ قدیم سے کہا ہے اور مالا بدمنہ میں ۱۱½ ماشہ قدیم سے کہا ہے۔

مالا بدمنہ میں دوسری جگہ قلتین کی تحقیق میں سو (۱۰۰) رطل برابر ایک من پانچ سیر تحریر کیا ہے یعنی ۴۵ سیر۔ اگر رطل = ۳۶ روپیہ (اور روپیہ ۱۱½ ماشہ کا) ہے تو سیر ۵۰ تولہ قدیم کا ہو جاتا ہے جس کا وجود نہیں۔ اکبری سیر کو ۷۷ تولہ عالمگیری مانیں تو ایک روپیہ شاہی ۱۱½ ماشہ قدیم کا ہونا چاہیے اور میری تحقیق اس زمانے کے شاہی روپے کے متعلق یہ ہے کہ ۱۱½ ماشہ قدیم کا تھا۔

اکبری سیر ۵۲½ تولہ قدیم شاہجہانی سیر ۷۰ تولہ قدیم عالمگیری سیر ۷۷ تولہ قدیم۔ اگر سیر کو ۷۷ تولہ عالمگیری مانیں تو ایک روپیہ شاہی ۱۱½ ماشہ قدیم کا ہونا چاہیے اور میری تحقیق اس زمانے کے شاہی روپے کے متعلق یہ ہے کہ ۱۱½ ماشہ قدیم کا تھا۔

ضروری اطلاع

مولانا سعید احمد اکبرآبادی نے علی گڈھ کی سکونت ترک کر دی ہے اس لیے اب موصوف کا آئندہ پتہ یہ ہوگا۔

جناب پروفیسر سعید احمد اکبرآبادی صاحب
انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف مڈلیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ
ہمدرد فلیٹ۔ پل پہلاد۔ تغلق آباد۔ نئی دہلی ۶۲
منیجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُعظّم کی مثنویاں

رسالہ شجرۃ الاتقیاء

بہ تصحیح و تقدیم مولانا ڈاکٹر ابو النصر محمد خالدی صاحب حیدرآباد

(۳)

حمد

الٰہی تو قادر ہے صاحب غنی ۱ تو رزاقِ مطلق ہے سمرت دھنی
ترا نام قادر سزاوار ہے ۲ ترے نام کا سب کو آدھار ہے
اِسم با مُسمّیٰ ہے تیرا حکیم ۳ سمیعٌ بصیرٌ، علیمٌ، حکیم
تو حاکم ہے حِکمت میں پورا دِسا ۴ ترا نام نا کچھ ادھورا دِسا
علمِ غیب کا سچ یو دھرتا ہے تو ۵ نئی حکمتیں تو رچ کرتا ہے تو
فلک بے ستوں تو معلّق کیا ۶ ستاروں سے کیا خوب رونق دِیا
لگا رتس میں قندیل تو نور کے ۷ چراغاں لگا کر چندر سور کے
یو دن رات کیا خوب بنایا ہے تو ۸ یو خلقت عجائب بنایا ہے تو
یو خورشید سوں روز روشن کیا ۹ رَیَن کو تو چندر سوں گلشن کیا
یو بستر زمیں کا بچھایا ہے تو ۱۰ دکھا کر یو قدرت رکھایا ہے تو

برستا ہے باراں زمیں کے اوپر ۱۱ تو ہوتا ہے دنیا میں آوان ثمر
بچھالتس اوپر سفرۂ خاص وعام ۱۲ کھلاتا ہے خلقت کو آوان طعام
پھراتا ہے دن رات گردش فلک ۱۳ رنپاتا ہے حکمت سوں جن و ملک
وہ کرتا ہے کیا بادشاہی عظیم ۱۴ دکھاتا ہے حکمت آپیں وہ حکیم
کتئے اس کو رزّاق مطلق ہے او ۱۵ مہربان بندوں پہ برحق ہے او
کیا پیار سوں سب یہ جی جان ہے ۱۶ ولیکن شرف ناک انسان ہے
دیا دیک انسان کو حق شرف ۱۷ پچھانا اونے جب یہ اصلی حرف
کرم کر کیا حق نے سب مور مار ۱۸ ولیکن بشر نے سمج کر دگار
امانت یو حق کا کیا جب قبول ۱۹ کیا پیار سوں حق نے اس کو جہول
او ظاہر دکھو حیّ قیوم ہے ۲۰ دہی برّ اور بحر قلزم ہے
ہے محیط (اور) سب میں موجود او ۲۱ ہے مطلق کتئے دیک معبود او
وہی دیکھ دریائے وحدت ہوا ۲۲ او وحدت کتئے سو ہی کثرت ہوا
ہر یک روپ میں دیکھ مظہر ہے او ۲۳ آپیں رہ دکھانے کو رہبر ہے او
منگا حق اپس کو کروں آشکار ۲۴ نکل شوق سوں گنج مخفی کے بھار
محمدؐ عجب نام اپنا رکھا ۲۵ اپس کو چھپا اور رسول کو دکھا
نبی کا اوّل نور اظہار کر ۲۶ کیا سب اسی نور سوں بحر بر
نبی کے طفیلوں دیکھے کردگار ۲۷ دو عالم اوپر توج دھرتا ہے پیار
اولوالعزم اوران کو مرسل کیا ۲۸ کرم کر کیا خاتم الانبیا
نبی کو سو نائب کیا آپ نا ۲۹ نبی کو خلافت دیا آپ نا
دیا پیار سو تاج لولاک کا ۳۰ عطا اس کیا تخت افلاک کا
دیا حق نے اپنا حکومت اسے ۳۱ جو کچھ شان و شوکت سو قدرت اسے

اُسے حق دیا بھیج فرقان یو ۳۲ عنایت کیا اس کو قرآن یو
بُلا کر اُسے رَب نے معراج کو ۳۳ دیا پیار سوں تخت اور تاج کو
یو خلعت کیا حق نبی کے بدل ۳۴ یو خلعت دیا حق نبی کے بدل
سیادت کیرا اس کو القاب دے ۳۵ بڑے پیار سوں اس کو اصحاب دے
مقرّب نبی کے سو یہ چار ہیں ۳۶ یہی یار دلدار غم خوار ہیں
ابا بکر سچ یار غم خوار تھے ۳۷ نبی کے مقرّب او دل دار تھے
نبی پر اوّل صدق جب لائے ہیں ۳۸ مراتب دو عالم میں تب پائے ہیں

جگہ معرا

دوجی یار سو عمر خطّاب تھے ۳۹ او صاحب صدر قطب اقطاب تھے
سخاوت شجاعت میں غازی اتھے ۴۰ نبی کی حضوری میں قاضی اتھے
کرم جب ہوا حق کے معشوق کا ۴۱ لقب تب ہوا اُس کو فاروق کا
عدالت کو کیا زیب وز یور دیا ۴۲ شریعت موافق ہدایت کیا

جگہ معرا

نبی کے تیجے یار عثمان تھے ۴۳ او کامل حیا اور ایمان تھے
ازل سوں تھے معقول دارین کے ۴۴ یو وارث کیا حق نے نورین کے
نبی کے اَمَر پر او فرقان کو ۴۵ کیے ہیں جمع دیکھ قرآن کو
امر جیوں القاان کو ربّ الجلیل ۴۶ دیے وو نچہ ترتیب آیت دلیل
یو چوتھے علی شاہِ دُلدُل سوار ۴۷ کتے ہیں جسے صاحبِ ذوالفقار
اُسے حق نے شاہِ ولایت کیا ۴۸ اُسے حق نے مُہرِ ولایت دیا
اول سوں نبی کا ہے دلبر کتے ۴۹ اُسے تو ہے ساقیٔ کوثر کتے
نبی کا کتے یار کرّار ہے ۵۰ دو عالم کو بر حق او آدھار ہے

اَمَر مجھ ہوا خواب میں کائنات ۵۱ تو اظہار کر گنجِ مخفی کی بات
عبادت میں حق کی تو مشغول ہو ۵۲ کدورت یہ دنیا کی سب دل سوں دہو
صفت کر نبی کا دل و جان سوں ۵۳ معزز اسے جان ایمان سوں
اوّل پانچ تن کا ثنا بول کر ۵۴ مراتب اُنوں کا تو کہہ کھول کر
نبوت ولایت کی کر بات تو ۵۵ اِتا اُکھڑ قلم لے اپس ہات سو
نبی کے اَمَر پر یو بولا ہوں میں ۵۶ چھپے راز کو تو جہ کھولا ہوں میں
ہوا مجھ اَمَر خاتم الانبیا ۵۷ اسے نام رکھ "شجرۃ الاتقیا"
الٰہی بحقِ محمد رسول ۵۸ یو مکتوب میرا تو کرنا قبول
تصدق ترے پانچ تن پاک کا ۵۹ عفو کر خطا مجھ سے نا فام کا

حکیم معرا

نبوت کی مسند نبی کو دیا ٦٠ ولایت علی کو عنایت کیا
نبوت ہے چشمہ سو آبِ حیات ٦١ ولایت کے صدقے سوں آتا ہے ہات
نبوت سو خلقت میں جو ہے شجر ٦٢ ولایت کتے اُس کو آیا ثمر
نبوت خزانہ یو اسرار ہے ٦٣ ولایت طرف سو ہی اظہار ہے
نبوت ولایت یو ہے یک دگر ٦٤ ولایت کتے ہیں نبی کا امر
نبوت مثالی کہ جیوں سُور ہے ٦٥ ولایت سو اُس سُور کا نور ہے
نبوت کا زیور ولایت سو ہے ٦٦ ولایت کو قوت نبوت سو ہے
نبوت ولایت کی یک ہے مزاج ٦٧ یو دو مل کے قدرت کو دیتے رواج
نبوت جواہر کی جیوں کھان ہے ٦٨ ولایت سو جوہر یو ایمان ہے
نبوت ولایت سوں سب کام ہے ٦٩ دیکھو تو ہے خلقت کو آرام ہے
اَمَر پہ نبی کے علی شہ سوار ۷۰ ہدایت کیے صاحب ذوالفقار

نبی نے دیکھو تب مکرر کہے ۷۱ مرا اور علی کا جسد ایک ہے
دیکھو تو چہ شاہِ ولایت یو راز ۷۲ کہے کھول عالم کو کر سرفراز
دیا حق اسے سیف اور یہ قلم ۷۳ حوالے کیا دین کا اُس علم
علی پر کرم حق ازل سو کیا ۷۴ تو مہرِ ولایت علی کو دیا
علی کے کنے ہات سب کام ہے ۷۵ علی کیچ قوت سوں اسلام ہے
علی کے کرم سو یو ہوتے ولی ۷۶ علی سوں کھلا سب خفی اور جلی
علی کیچ ہے ہات آبِ حیات ۷۷ علی کیچ صدقے سوں آتا ہے ہات
اول پانچ تن پاک پیدا کیا ۷۸ اُنو کے سبب سب ہو پیدا کیا
نبوت نبی کو دیا آشکار ۷۹ علی کے دیا ہاتھ حق ذوالفقار
نیابت وہ اپنا نبی کو دیا ۸۰ نبی کا سو نائب علی کو کیا
علی کیچ نائب ہیں سارے امیر ۸۱ جہاں لگ یو ہیں پیر اور سب فقیر
ہر یک شہر میانے ہیں کئی اولیا ۸۲ ہر یک رہ دکھانے کو ہیں اتقیا
ہر یک ملک میں دیک اصحاب ہیں ۸۳ ہر یک ملک میں قطب اقطاب ہیں
ہر یک ملک کو ایک والی کیا ۸۴ ہر یک باغ کو ایک مالی کیا
وہ جس ملک پر رحم کرتا کریم ۸۵ سو اُس ملک میں ایک کیتا حکیم
اسی وضع دکھن اوپر کر کرم ۸۶ دیا بھیج والی آپیں کر رحم

حکیہ معرا

مبارک عجب نام ہے شاہ باز ۸۷ محمد حسینی ہیں گیسو دراز
اوہی خانوادہ ہے دیک چشت کا ۸۸ دیا ہات حق اس کلی بہشت کا
وہی دیک دکھن کو حامی ہوا ۸۹ وہی بادشا ایک نامی ہوا
اُسی (کی) برکت سوں آرام ہے ۹۰ اُسی کے تصدق سے سب کام ہے

لقب تب یہ دکھن سو لکھن ہوا ۹۱ اُسی کے تصدق سو دکھن ہوا
گدا کو نوازا کیا بادشا ۹۲ نوازا ہے مج سار کے کئی گدا
کیا دیک دکھن کو سب سرفراز ۹۳ یو برحق دِسا سچ ہے بندہ نواز
کیا راز مکشوف سب خاص و عام ۹۴ دکھو بات رویت کی کھولا تمام
دیا تخت حق اُس دنیا دین کا ۹۵ وہی بادشاہ سب سلاطین کا
دکھو سب ہے خلقت کو شہہ کا اماں ۹۶ کمل ولی سچ ہے قطب الزماں
ولیکن حمایت بھی دھرتا ہے او ۹۷ حکومت ولایت سو کرتا ہے او
سو ترلوک کے بادشاہی دیا ۹۸ دکھو یُں میں احمد کو شاہی دیا
اوبل عیش کرتا ہے موجود سوں ۹۹ ہمیشہ دکھو کیوں او معبود سوں
عرش سو بلند اس کی پرواز ہے ۱۰۰ لقب اس مسمّی یو شہ باز ہے
وہ ترلوک کی بادشاہی دیا ۱۰۱ ازل (سے) اُسے حق نے شاہی دیا
اوبل عیش کرتا ہے موجود سوں ۱۰۲ ہمیشہ دکھو کیوں وہ معبود سوں
علی کا تو برحق وہ فرزند ہے ۱۰۳ نبی کا کتے یچ دل بند ہے
دیا حق نے قدرت یو سب ہات میں ۱۰۴ مسیحا کی تاثیر ہے بات میں
دیا آشنائی فقد عرف کا ۱۰۵ کیا بات مکشوف مَن عَرَف کا
مریداں پہ کھولے چھپے راز کو ۱۰۶ شہنشہ نے دولت دیئے آل کو
کرامت تنگت سب عنایت کیے ۱۰۷ کیتی آل کو اپنی مسند دیئے
اِکیس سوں دکھو ایک کامل ہوئے ۱۰۸ مریداں دکھو شہ کے قابل ہوئے

حگہ معرا

اتھا علم تحصیل اُن پر تمام ۱۰۹ اُتھے ملک شہنشاہ کے پیش امام
اتھے مغربی اور صاحب کمال ۱۱۰ کیتے نام اُن کا اتھا شہ جمال

ادب ییچ شاہ اُن کی رکھتے اَتھے ۱۱۱ دل وجاں سوں اخلاص دھرتے اَتھے
اَسَقا علم تحصیل اُن پر تمام ۱۱۲ ولے علم باطن نہ تھا کچھ فہام
کہے ایک دن آکے یو شاہ پاس ۱۱۳ زمیں کو دیئے بوسہ کرا لتماس
کیا حق نے تمنا کو بندہ نواز ۱۱۴ کرو داز کچھ مجھ پہ حق کا یو راز
یو عالم کے تم کان میں بولتے ۱۱۵ کُھو بات کر راز کو کھولتے
یو لب کر تمیں کچھ ہلاتے اہیں ۱۱۶ مُوئے سو دِلوں کو جلاتے اہیں
اِشارت سُوں اُن کو دکھاتے سو کیا ۱۱۷ اَپس ہات سوں تم ہلاتے سو کیا
مریداں کو حق سوں ملاتے تمیں ۱۱۸ نبی سوں ملا کچھ دِلاتے تمیں
بہت دلیں خدمت میں رہتا ہوں میں ۱۱۹ بہت شہ سو امید دھرتا ہوں میں
تمھارے سوں سب راز روشن ہوا ۱۲۰ تمھارے سو دکھن یو گلشن ہوا

حگہ معرا

محمد حسینی نے سُن کان دھر ۱۲۱ دیئے جواب اخلاص سوں مختصر
شہنشاہ تب یوں اُٹھے بول کر ۱۲۲ کہے راز کی بات سب کھول کر
اوّل کفر اختیار کرنا یہاں ۱۲۳ اَوَل یا توکّل دھرنا یہاں
اَوَل زہد ایمان کرنا نذر ۱۲۴ جو کچھ پیار کا چیز دھرنا نذر
یو کسبی عِلم سب بسرنا کتے ۱۲۵ کہا پیر کا دل میں دھرنا کتے
ترک کرکے سب کفر اسلام کو ۱۲۶ ترک کرکے سب تن کے آرام کو
نفی تو یچ ہونا آپیں پیر میں ۱۲۷ سو جیوں بوند ہا ضم ہے دیکھ نیر میں
نبی میں نفی جاننا پیر کو ۱۲۸ رسول کرکے تو ماننا پیر کو
نبی کو نفی جاننا ذات میں ۱۲۹ بقا تو یچ ہوتا ہے اثبات میں
شریعت طریقت حقیقت سو چل ۱۳۰ دکھو معرفت میں ہے حق کا وصل

شریعت کی راہ میں ہی آرام لے ۱۳۱ کتئی حق سوں پاتا ہے اکرام لے
طریقت سو عارف یو کامل ہوئے ۱۳۲ حقیقت سوں عاشق یو عامل ہوئے
سمجھ معرفت حق سوں واصل ہیں دیک ۱۳۳ درس عشق کا پڑھ کے فاضل ہیں یک
یو صورت پرستی سے سب کام ہیں ۱۳۴ یو سب توج انعام اکرام ہیں
یو طالب دیر کھول دیتے (ہیں) پیر ۱۳۵ مرید توج ہوتا ہے روشن ضمیر
سکھاتے ہیں باطن میں روزہ نماز ۱۳۶ مریداں پہ کھلتا ہے تب دل کا راز
جو کوئی پیر پکڑا سو سلطان ہے ۱۳۷ جسے پیر نئیں اس کو شیطان ہے
بجز راہ بر راہ پاتا نہیں ۱۳۸ بجز پیر کچھ ہات آتا نہیں
سمجھتے ہیں سب بات کامل تمیں ۱۳۹ ہیں عالم تمیں اور عامل تمیں

جگہ معرا

زباں سوں سنے جب یہ خواجے کے قول ۱۴۰ کھڑے ہو رہے سامنے شہ جمال
اول لے سرا کر شہنشاہ کو ۱۴۱ سو سجدہ کیتے شاہ جم جاہ کو
تحیات کر کر بہت بے شمار ۱۴۲ دو عالم کو ہے شاہ تیرا آدھار
ہے شاہد خدا اور خدا کا رسول ۱۴۳ اطاعت ترا سب کیا میں قبول
قبولا ہوں اے شہ تری بات کو ۱۴۴ اتا خوب پچھانا تری ذات کو
اتا جمع کر تجھ مریداں سینے ۱۴۵ اتا جمع کر تجھ کو بندیاں منے
اتا جام دے تجھ کو اے کارساز ۱۴۶ مبارک ترا نام بندے نواز
بہت شاد شاداں ہوا قاق کیر ۱۴۷ مرید توج ہوتا ہے روشن ضمیر
اول لوح پر دیکھ پھر کر نظر ۱۴۸ سو بعد از کیے یاران کے اوپر
بڑے شوق سوں تب کر مرید ۱۴۹ کرم ثئی کیے دیکھ یوں معتقد
اول بات من عرف کی بول کر ۱۵۰ سو بعد از فقد عرف سب کھول کر

کئے راز مکشوف یک بات میں ۱۵۱ دیے پنج گنج کا کلی ہات میں
جو کچھ بولتا تھا سو بولے تمام ۱۵۲ چھپا راز سب اُن پہ کھو(لے) تمام
مجالس میں لے جا نبی سوں ملا ۱۵۳ ولایت کی تشریف ان کو دلا
لیجا حق سوں یک پل میں واصل کئے ۱۵۴ درس عشق کا دے کے فاضل کئے
کہے تم سفر اب کتیک دن بھرو ۱۵۵ نبی کا امر تم ہدایت کرو
سفر ایک ظاہر تو پھرنا ہے یو ۱۵۶ سو دوسرا خدا سوں اپڑنا ہے یو
دیکھو ایک ہے حجِ اصغر کتے ۱۵۷ سو دوسرا اُسے حجِ اکبر کتے
سفر میں تصرف کرو پانچ گنج ۱۵۸ کرو دو(ر) عالم کے سینے سوں رنج
تو کعبہ بنایا ہے کہتے خلیل ۱۵۹ سو دوسرا تو کعبہ ہے رب الجلیل
کرم کر حسینی نصیحت کئے ۱۶۰ ہدایت کرو کر اجازت دیے
تمہارے ہیں رشتے میں کئی اولیا ۱۶۱ اسی خانوادہ میں ہیں اتقیا
تمھارا تو یو نام ہے شہ جمال ۱۶۲ تمھارے سوں آکر ملا ہے کمال
تمھارا دعا حق اجابت کرے ۱۶۳ تمھارے اَمر بیل منڈوے چڑھے
کئے جیہد اکبر ہے اس باٹ میں ۱۶۴ بڑا کچھ خطر ہے جنگل گھاٹ میں
سو اس راہ میں ناچ سونا کتے ۱۶۵ تو لو شہ عمر ناپ کھونا کتے
کتے راہ میں چار منزل ہیں دیکھ ۱۶۶ اُترتے ہیں اس ٹھار راحل ہیں دیکھ
کتے عاشقا(ں) راہ بھی چار ہیں ۱۶۷ ہر یک راہ میں لیکچ اغیار ہیں
سیدھے بات کا راہ کیا خوب ہے ۱۶۸ جو اس راہ سوں آتا محبوب ہے
موذی پانچ ہیں راہ میں تئی کبل ۱۶۹ اول ان کو کرنا کتے ہیں قتل
امارہ بڑا دیو ہے راہ میں ۱۷۰ اسے مار سٹنا کتے جاہ میں
جو اس خمس تو پانچ ہیں راہ زن ۱۷۱ کتے دور کرنا چلا کر وطن

اول سات مستیاں کو دینا ترک ١٧٢ کتے ایک مستی سو رہنا سرک
اول چہار تن سوں گزرنا کتے ١٧٣ شہادت یو توحق سو پانا کتے
حیاتی منے مرکے جینا اول ١٧٤ کتے تو ج پاتے ہیں حق کا وصل
یو راہ شش جہت کا کتے چھوڑ کر ١٧٥ چلو لامکاں پر نظر جوڑ کر
یو چھ بٹھار پڑتے ہیں غفلت کتے ١٧٦ جو سویا سو کھویا ہے دولت کتے
تمھارے نزد جوہراں پانچ ہیں ١٧٧ وہ چوری منے اپنے وَرزور ہیں
اول اپنی توحید حق بوجھ کر ١٧٨ شفاعت کرے گا قدر بوجھ کر
تمھارے کتے دم ہیں بارا ہزار ١٧٩ کتے یاد میں حق کی کرنا شمار
اپیں حق ہو قاضی پوچھے گا حساب ١٨٠ عدد کر صحیح جواب دینا شتاب
تمہارا ہے حافظ وہ جل و علا ١٨١ دلے مرد ہوشیار رہنا بھلا
سفر کا شہنشہ نے رخصت دیئے ١٨٢ خلافت دئے اور روانہ کئے
اسی ساعت اٹھ کر سو سجدہ کئے ١٨٣ شہنشاہ کے پاس رخصت لئے
مسافر ہوئے اہود چلے ہیں کتے ١٨٤ خضر آکے راہ میں ملے ہیں کتے
خضر جب سو آکر مصافحہ کر ١٨٥ دیئے شہ کو مژدہ سو بولے خبر
ولایت یہ تمنا مبارک کہے ١٨٦ تمارا تو وہ یار غم خوار ہے
دیا حق تے تمنا کو معبود نے ١٨٧ بڑے پیار سوں تم کو موجود نے
سفر تم کرو مل کے اُس یار سوں ١٨٨ کرو راز اظہار دل وار سوں
بکنک دن کو آکر ملے شہ کمال ١٨٩ کرم ان اُپر تب کئے شہ جمال
جمع کر مریداں ہیں ان کو اول ١٩٠ چلے سیر کرنے یو جنگلے جنگل
مرید پیر پر جا فشانی کئے ١٩١ اُپس کو کتے اس میں فانی کئے
اُپس میں اُپیں یک دگر ہو ملے ١٩٢ مرید پیر مل یک دگر ہو چلے

کئے سیر اول خراسان کا ۱۹۳ کئے بعد ازاں سیر سلیمان کا
کئے سیر پر عرب کا ذوق سوں ۱۹۴ عرب اور عجم کا بڑے شوق سوں
ملک در ملک اور شہر در شہر ۱۹۵ چلے سیر کرتے سو بر اور بحر
دکھو جیوں او اپنے لبے اچھے ۱۹۶ شہنشاہ جوں راز کھولے اچھے
کتے دو پنج سب پر ہدایت کئے ۱۹۷ اثر جیوں اٹھاتیوں عنایت کئے
مرید پیر مل کر سو دونو بجنے ۱۹۸ کتک دن کو پھر آئے روضے منے
سفر پھر کے جب آئے ہیں شہ جمال ۱۹۹ شہنشاہ کا تب ہوا تھا وصال
حسینی کے غم سوں سو نا تاب لا ۲۰۰ بسنا چھوٹ جا کر سو کھاٹا ہیا
مرید کو کہے تم خلافت کرو ۲۰۱ بیجاپور (جا) تم ہدایت کرو
اتا راز عالم پہ کھولو نہیں ۲۰۲ شہنشاہ کی بات بولو نہیں
مرید کے اوپر (سب) یو کھولے کلام ۲۰۳ وداع ہو چلے شاہ دارالسلام

حکم معرا

بیجاپور میں جا کے صاحب کمال ۲۰۴ مسخر کئے سب کو دکھلا جمال
جیکچھ راز خواجہ سوں آیا تھا چل ۲۰۵ سو وہ راز مکشوف تھا ان پہ حل
جیکچھ راز کہتے یو شہ باز تھا ۲۰۶ سو وہ راز ان پر ہوا واز تھا
یو من عرف کی بات کرتے اچھے ۲۰۷ فقد عرف کا راز دھرتے اچھے
جیکچھ بات رویت کی کھولو کہے ۲۰۸ جیکچھ راز شہ باز بولو کہے
اسی وضع دکھن میں رہتے اچھے ۲۰۹ ہدایت وہ عالم کی کرتے اچھے
ہوا خلق دکھن میں سب سرفراز ۲۱۰ تصدق سوں ان کے کھلا سب یہ راز
نبی کے مجالس میں جاتے اچھے ۲۱۱ ملا کر ولایت دلاتے اچھے
کتے سب یو دکھن نے پایا شرف ۲۱۲ ہوا غلغلہ سب لا چارو طرف

جگہ معرا

سنا ہوں روایت مجھے یاد ہے ۲۱۳ اسی بات سوں دل مرا شاد ہے
کہتے ایک حاجی مدینہ بھتر ۲۱۴ سوتے تھے او سر رکھکے سیڑھی اوپر
نبی کو میں ظاہر ملیوں کر کہے ۲۱۵ سو بارہ برس ایک کروٹ رہے
کئے تھے کتے رُخ بے خبری کدن ۲۱۶ دیوک چڑ گئی تھی سو سارا بدن
کئے استخارہ انو مستقیم ۲۱۷ جو ایسے میں آئے نبی الکریم
کہے یار کیا ہے طلب مج سوں بول ۲۱۸ جیکچہ راز دل میں ترے ہے سو کھول
نبی کے رکھے پانو پہ سر فقیر ۲۱۹ کہے یا نبی توں ہے روشن ضمیر
مرے دل میں یہ شوق آتا اِتال ۲۲۰ جو ظاہر دسے مج تمھارا جمال
مجالس میں خواجہ (رکے) آتے رہنا ۲۲۱ سدا آکے دیدار پاتے رہنا
حیاۃ النبی کر کہتے ہیں تجے ۲۲۲ دَرَس کا اِتا دان دینا مجے
نبی کے برابر یو سب یار تھے ۲۲۳ مجالس کے اصحاب کُبّار تھے
نبی رحم کر (کر) کہے یا علی ۲۲۴ کروان کو بیعت خدا کے ولی
نبی کے اَمَر سوں یو بیعت کئے ۲۲۵ خلافت کے اس ٹھار خلعت دیئے
نبی نے کہے اب تو پایا شرف ۲۲۶ دلے جا اِتا تو بجاپور طرف
بجاپور میں ایک شہر شاپور ہے ۲۲۷ مرے نُور سوں سب وہ معمُور ہے
وہاں ٹیک دِستا ہے مک دُور سوں ۲۲۸ چمکتا ہے روشن مرے نور سوں
اسی ٹھار ظاہر ملوں گا تجھے ۲۲۹ دلے کیوں سج تو سکے گا مجھے
وہاں لوگ کہتے مجھے شہ جمال ۲۳۰ اِتا یاد رکھ خوب میرا جمال

جگہ معرا

بہت شاد شاداں ہوے تب فقیر ۲۳۱ تصدق ہوئے اور رکھے بھوئیں پہ سیر

اٹھے سوں تو واں پیچ راحل ہوے ۲۳۲ کسی بات سوں نیں ادکاہل ہوے
لئے رخ دکن کا بڑے شوق سوں ۲۳۳ بڑے شوق سوں اور بڑے ذوق سوں
پچھانے ہیں دیکھے سے اس ماہ کو ۲۳۴ کئے آکے سجدہ ادتب شاہ کو
عجب روز اُن پر یو معراج تھا ۲۳۵ عرش کے اوپر پیچ مرا کاج تھا
لگا کر سینے سوں کرم نبی کئے ۲۳۶ حجاباں کئے دور نعمت دیئے
کہے تم ہمارے پہ مشتاق ہیں ۲۳۷ ہدو عالم میں تم شمس عشاق ہیں
اسی پل میں محرم کئے راز سوں ۲۳۸ بلائے اسی روز شہ باز سوں
مجالس میں لے جا نبی کے گئے ۲۳۹ دیئے ہات میں جا علی کے گئے
میراں جی اتھا نام ان کا اول ۲۴۰ لقب شمس عشاق کا کر فضل
سچے پیر بر حق دیے شہ کمال ۲۴۱ اُسی روز حق کا سو کھولے وصال
اُسی روز ابلے یو من عرف سب ۲۴۲ اسی روز بولے فقد عرف سب
اُسی روز سب راز روشن کئے ۲۴۳ اسی روز اپنا خلافت دیئے
کہے یاں اتا تم ہدایت کرو ۲۴۴ اتا بے دھڑک تم خلافت کرو
کمر میں تمھاری ہیں اولاد نئی ۲۴۵ چلیں گی تمھاری سوں اولاد کئی
قبولو شرع کتخدائی کرو ۲۴۶ کیتک کام سوں اب جدائی کرو
تُرت ایک فرزند اب ہووے گا ۲۴۷ بڑا قطب اقطاب او ہووے گا
دکھیا لوح پر نام برہان ہے ۲۴۸ ملائک کتی خلق سبحان ہے
اُسے راز مکشوف ہوگا تمام ۲۴۹ پرستش کرے گا اُسے خاص و عام
بڑا مرد ہوگا وہ دکھ چشت میں ۲۵۰ او داخل کرے گا کیتک بہشت میں
تمھارے بہت باٹ دکھیں ہمیں ۲۵۱ اتا تم کو فرزند سکھیں ہمیں
اَمَراب ہوا ہے تجھے ذوالجلال ۲۵۲ سفر کر کے جا دیکھ قدرت کمال

یو جب روز آکر میراں جی ملے ۲۵۳ اُسی روز فاتحہ پڑھے اور چلے
ترک کر کے صحبت سو انسان کا ۲۵۴ لئے رخ جنگل بیابان کا
میراں جی کو حق دا پچ روشن کیا ۲۵۵ اُسی ٹیک کو حق نے گلشن کیا
وہی ٹیک پھر جب ہوا ہے نَشَر ۲۵۶ اُسی ٹھار آکر بَسا ہے شہر
دیکھے خلق حق پر یو مشتاق ہے ۲۵۷ یو بر حق کہے شمس عشاق ہے
مریداں سنے جمع عالم ہوا ۲۵۸ جو کوئی آملا سو (وہ) محرم ہوا
ہوا غلغلہ سب یو چار و طرف ۲۵۹ جو کوئی آملیا سو او پایا شرف
اول غلَ اٹھا ہے کتے شہر میں ۲۶۰ نشر تب ہوا ملک اور دَہر میں
اَتھا علم ظاہر تو ان پر تمام ۲۶۱ ہوا علم مکشوف باطن تمام
بہت خلق کو شاہ ہدایت کئے ۲۶۲ بہت خلق کو رازِ نعمت دیئے
کئے سب کے اظہار باطن کے راز ۲۶۳ اَمَر جیوں کئے تھے وہ بندہ نواز
جو کوئی آملا سو وہ کامل ہوا ۲۶۴ او فاضل ہوا اور واصل ہوا
کتئ دیس باطن کے شاہی کئے ۲۶۵ امیر جیوں ہے تیوں رہنمائی کئے
میراں جی شرع کو کئے ہیں قبول ۲۶۶ اَمَر پیر کا اور اَمَر تھا رسول
ہوئے جب وہ حامل سو مریم مکاں ۲۶۷ او عصمت پناہ مادرِ مہرباں
ہوا شاہ کے گھر یو روشن چراغ ۲۶۸ کیا چشت کے خانوادے کو باغ
رکھے نام برہان تب شاہ کا ۲۶۹ تجلّیٰ دِسا مکھ اُوپر ماہ کا
وہی چاند کوئی دن کو کامل ہوا ۲۷۰ او کامل ہوا اور فاضل ہوا
عمر جب ہوا یا نزدہ سال کا ۲۷۱ ہوا شوق غالب چھپے قال کا
ہوی دست بیعت پدر سوں کتے ۲۷۲ ہوا قلب روشن بدر (سوں) کتے
جمع کر مریداں میں رخصت کئے ۲۷۳ کرو کر سفر تب حکم شہ دیئے

اول والدہ پاس رخصت لئے ۲۷۴ دیکھو تب او آشہ کو سجدہ کئے
بڑے شوق سوں شہ مسافر ہوئے ۲۷۵ وہ لئی تن اُپر لیچ محنت لئے
بجز رنج کوئی گنج پایا نہیں ۲۷۶ سو محنت بجز بار لایا نہیں
سفر (سوں) کتنئ نعمتاں پائے ہیں ۲۷۷ برس تین بعد از وہ پھر آئے ہیں
بلے بر بہت شادمانی کرے ۲۷۸ سو خلعت سکتے جاودانی دئے
اول سو تو برحق یو مہتاب ہے ۲۷۹ کہے شاہ نے قطب اقطاب ہے
چھپا راز سب ان پہ ظاہر کئے ۲۸۰ نبی کے مجالس سے ماہر کئے
علی کی علیمت کا تعلیم دے ۲۸۱ درس علم کا دے معلم کئے
کئے جانشین شاہ برہان کو ۲۸۲ خلافت دیئے ظل سبحان کو
اول حق کی سب آشنائی دیئے ۲۸۳ سو بعد از انسکتے شاہ رحلت کئے
اناصفت کرتا ہوں برہان کا ۲۸۴ ادبر حق دِسا ظلِ سبحان کا
او حنان ہے اور منان ہے ۲۸۵ او دیان ہے اور برہان ہے
یو کعبہ دِسا تو چہ برحق سکتے ۲۸۶ خدا کا اِسے بیت مطلق کتے
جو کوئی آملا سو وہ حاجی ہوا ۲۸۷ دو عالم منے پرچ وہ ناجی ہوا
ہوا راز اظہار برہان سوں ۲۸۸ جواہر نپجتے ہیں جیوں کھان سوں
مکمل ولی شیر یزداں ہوا ۲۸۹ جلالت پھرا سیف برہاں ہوا
دیا حق نے باطن کی دولت اُسے ۲۹۰ یو عصمت سکت اور کرامت اُسے
اُسے حق کتے گنج مخفی دیا ۲۹۱ اُسے حق چھپی بات ظاہر کیا
اول تو شریعت کو دے کر رواج ۲۹۲ طریقت اُنو کا اتھا پچ مزاج
حقیقت اُنو پر تو احوال تھا ۲۹۳ دیکھو معرفت کا یو سب قال تھا
اول رکھ مریداں کو ناسوت میں ۲۹۴ لے جاویں کتنئ دن کو ملکوت میں